حرامزادہ

کے متعلق

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ میں غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔؟

الجواب

جب سے مذہب۔ تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب یا انسان کے خیال و خواب میں بھی مسئلہ نہ آیا ہوگا۔ کہ انسان جھوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط جائز یا ناجائز کو نہ ماننے سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہاں۔ بازاری شہدے یا بے تمیز بچے آپس میں تخاطب کرتے ہیں۔ تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا ہے۔ یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کھیلے وہ اپنے باپ کا نہیں۔ مگر عاقل انسانوں کے نزدیک یہ لوگ دیدے انسانوں میں شمار نہیں کئے جاتے اور انکے ایسے اقوال اور افعال بھی سیرت (جسکا ان میں فقدان پایا جاتا ہے) کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تمدن یا تہذیب یا انسانیت سے صرف ایک حضور انسانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ایسا نظر آیا ہے جس نے اپنی الہامی ڈکشنری (لغت کی کتاب) سے یہ لغت نکالا۔ اور اسکی دو سطر تیار کیا ہے

کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا کادیانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے۔ اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ "حرامی و حرامزادہ" اسکے متبعین کے الہامیوں کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنری (تصنیفات) کے چند کٹیشن (حوالے۔) کوٹ (نقل) کرتے ہیں جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہہ نادر لغت الہی کا الہام زادہ یا ایجاد ہے اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب ساوس کے ص ۳۹ میں فرماتے ہیں جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے۔ وہ جرات کرکے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہیں لگاتا جسکا مفہوم بموجب منطوق یہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت میں حرامزادہ کہلاتا ہے۔

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کرکے چھپوائی ہے۔ اسمیں گورنمنٹ کو دہوکہ دیا٭۔ اور جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جائز نہیں سمجھتے پھر اس دہوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی ص ۳ میں کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (یعنی گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

٭ اس کے دہوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب باوس کے ص ۱۰ میں صاف کہہ چکا ہے کہ "نافرمان انسان کی جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہوکر خدا کے ملک میں آ جاتے ہیں پھر خدا جس سے چاہے اسکو تلف کر دے" جس سے صاف ثابت ہے کہ جو مقام میں اسکی گورنمنٹ سے جہاد جائز رکھنے والے کو حرامی کہا ہے یہ محض دہوکا ہے ایسے دہوکا باز کو حرامی بننا یا کسی کو حرامی کہنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے بچ کر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی کا دعوی ہے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔ ہماری اس تقریر کا جو اشاعۃ ہمارے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے اب وہ محل نہیں رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا محل تھا جب تک مہدی نہ بنا تھا اسکے مہدی نہ بننے کی دست آویز سے وہ ریویو

(۳) آپ فتح اسلام کے بارہ مین مختصر تقریر "مطبوعہ ۹ ستمبر ۹۴ء مین لکہتے ہین۔ کہ اگر اب بہی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسو والہ سکہہ ہماری اس فتح نمایان کا قائل نہو تو اسکے لئے طریق یہہ ہے کہ مسٹر عبد اللہ صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کہانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نکرے تو سمجہا جائیگا کہ وہ شریف نہین۔ اسکی فطرت مین خلل ہے۔ یہہ نہایت صاف فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہین۔ جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہمکو ہیہودہ طور شکست خوردہ قرار دے۔

(۴) آپ اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۵ اکتوبر ۹۴ء مین مسلمانون کے ایک جوانمرد منشی سعد اللہ صاحب لودہانوی کو جنہون نے اسکی شرط مذکور کا خلاف کیا تہا مخاطب کرکے فرماتے ہین۔ ہان۔ اے ہندو زادہ! اب ثابت ہو گیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے۔ ہماری اس شرط پر کہ کوئی عبد اللہ آتہم کو قسم دینے سے پہلے ہماری تکذیب نکرے۔ خوب ہی تو نے عمل کیا

(۵) آپ اپنے رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۳۰ مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی مولویون مین سے کہے کہ عبد اللہ آتہم کا حق کیطرف رجوع کرنا ثابت نہین تو اگر اس بات مین سچا اور حلال زادہ ہے۔ تو عبد اللہ آتہم کو حلف پر آمادہ کرے۔

(۶) اور اس رسالہ کے صفحہ ۳۱ مین فرماتے ہین۔ پہر بہی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس حیا کی طرف متوجہ نہو۔ اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ حلالزادہ نہین ہوگا۔

(۷) اور اس رسالہ کے صفحہ ۳۲ مین آپ فرماتے ہین جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کریگا۔ اور ہماری فتح کا قائل نہوگا تو صاف سمجہا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلالزادہ نہین ہے

(۸) پہر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدہی راہ اختیار نکرے۔

(۹) اس رسالہ کے صفحہ ۳۲ مین اس شخص کے حق مین جو آپکے فیصلہ مذکور کو نہ مانے۔ فرماتے ہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸) لکہا گیا تہا۔ اب جو وہ میعاد نکل گیا ہے تو وہ مضمون اب چہپ نہین سکتا۔ اس امر کی تفصیل ہم اس مضمون مین نہین کرینگے مگر جو اس تقریر کے جواب مین عنقریب شایع کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

یک خطا۔ دو خطا۔ سوم بار بخطا۔ یعنے جو تیسری بارہ خطا کرتا ہے اس کی تائید کار ہوتی ہے۔

(۱۰) اسی رسالہ کے صفحہ ۳۱ مین فرماتے ہین۔ اگر وہ ولد الحرام نہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھکر اس فیصلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہون۔

(۱۱) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون سے کون بلا توقف اس فیصلہ (قسم) کیلئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات کادیانی کے حوالجات ہین۔ اب ایک دو حوالے پُرانی الہامی تصانیف کادیانی نقل کئے جاتے ہین۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام کادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے۔ اور یہہ الہامی محاورہ اسکا تکیہ محاورہ ہے۔

(۱۲) رسالہ شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۵ مین آپ ایک آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہین۔ اگر وہ حلال زادہ ہے تو آپ امتحان کے لئے بپابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے ساتھ آوین۔

(۱۳) اور اسی رسالہ کے صفحہ ۶۰ مین فرماتے ہین وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہین وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہین مگر اس آریہ مین اسقدر بھی شرم باقی نہ رہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادر اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپ کی الہامی ڈکشنری کے حوالجات اور بہت ہین مگر سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے

ان حوالجات سیزدہ گانہ سے ناظرین کو ثابت ہو گا کہ کادیانی کی الہامی ڈکشنری مین اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہین۔ اور کادیانی کا یہ شریفانہ و الہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے جس سے وہ ہر شخص کو جو اسکی بات نہ مانے یا شرط کے خلاف کرے یا اس کے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو حرامی یا حرامزادہ کہدیتا ہے۔

مگر چونکہ [illegible] اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافۂ انام جو انسان کہلاتے ہین کادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہین جانتے۔ اور اس لغت اور محاورہ سے وہ

اتفاق نہیں رکھتے۔ اور وہ یہہ تحقیق اعتقاد رکہتے اور کہتے ہیں کہ حرامزادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے جو شخص واقع میں حرامزادہ ہو وہ نیک عمل کرنے یا اچھی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہیں بنجاتا۔ اور جو شخص واقع میں حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہیں ہوجاتا۔

اور **واقعی معیار حلال زادہ** ہونیکا وہ یہہ **بیان کرتے ہیں** کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا (جو اسکی منکوحہ سے (اسلامی طور پر اسکا نکاح ہوا ہو خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ سے (وہ خرید سے مملوکہ ہو خواہ ہبہ یا اور جائز وجوہ سے) پیدا ہو۔ وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پہر وہ خواہ کتنا جہوٹ بولے یا اور گناہ (شرک کفر وغیرہ) کا مرتکب ہو۔ یا وہ اور کسی کا تو درکنار اپنے باپ ہی کا کہا نہ کرے۔ دین و دنیا میں اسکا مخالف بنجائے۔ کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہوجائے یا مسلمان کا بیٹا کافر بنجائے وہ حرامزادہ نہیں کہلاتا۔

تمثیلات

(۱) دیکہو انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ اپنے باپ آذر کے جو بشہادت نص قرآن کافر و بت پرست تہا مخالف رہے وہ باپ کو کہتے اے باپ تو میرا پیرو ہوجا۔ مجھے خدا نے وہ علم دیا ہے جو تجھے نہیں دیا۔ ان کا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے۔ اگر باز نہ آئیگا۔ تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَا
تَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ
اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝

(سورۃ مریم ۲۶)

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر تہا۔ اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت رہ

ونادی نوح ابنہ وکان في معزل یا بني ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ×
رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح (ھود ۴۶)

وہ بولا مین پہاڑ پر چڑہجاؤن گا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پہر حضرت نوحؑ نے خدا کی جناب مین عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالے نے اس کے جواب مین یہہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہین حرامزادہ ہے۔ بلکہ وہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع پیرو نہین ہے سو وہ بدعمل ہے۔ اس سخت مخالفت کے ساتہہ بہی حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوحؑ کا بیٹا ان کا بیٹا۔ اور کوئی اس ناپاک لفظ وخطاب کا مستحق نہوا جسکا مستحق انکو کادیانی کا ناپاک محاورہ بناتا ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تہے۔ انہین اکثر اپنے والد کے مذہب مین مخالف تہے یہہ حضرات مشرف باسلام ہوگئے۔ اور وہ کافر رہے۔

(۴) پہر مسلمان جماعت صحابہؓ تابعین وائمہ دین صدہا مسائل فروعی مین باہم مخالف رہے مگر کسی نے ان اختلاف وخلاف کے سبب انپر اس الہامی لقب کادیانی کا اطلاق جائز نہین رکہا جو کادیانی انکے حق مین تجویز کر رہا ہے۔

(۵) اپنے خاندان کو کادیانی دیکھ لے۔ اسکے اجداد خصوصًا مرزا گل محمد ومرزا عطا محمد بحسب اعتراف وبیانات ازالہ کادیانی صـ۱۲۲ صـ۱۲۴ صـ۱۳۱ وغیرہ مسلمانون کے قاضی وولی متقی تہے۔ مگر اسکا بیٹا اور کادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضی جسکو مین نے بہی دیکھا ہے۔ اور اسکے دیکھنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہین عملًا واعتقادًا اپنے ان آبا واجداد کا مخالف تہا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکہتا تہا اگر کچہہ میلان مذہب کیطرف تہا تو تشیع کی طرف تہا۔ اور اس پیرانہ سالی مین جبکہ مین نے اسکو دیکہا ہے۔ اسکو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ارکان شرعی کا التزام نہ تہا ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہین لکہتے۔ یہ خود کادیانی سے یا اس کے اور دوستون سے پوچہنا چاہیے۔ پہر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتہہ مرزا غلام مرتضی انکا بیٹا تسلیم نہکیا جاتا ہے۔ اور اس کو خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے؟ نہین ہرگز نہین۔

(۶) اس کے بعد اپنے آپ کو کادیانی دیکھے کیا اس کے آبا و اجداد اعلیٰ مرزا گل محمد مرزا عطا محمد کا بہی مذہب و اعتقاد تہا جو کادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اسکے باپ مرزا غلام مرتضیٰ کا یہ اعتقاد تہا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ کادیانی کے اکثر عقائد ہیں جن کا اسکے ابا و اجداد سے کوئی قائل نہ تہا۔ و معہذا کادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلالزادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اسکے خیال میں کبہی نہیں آتا۔

(۷) اپنے بعد وہ اپنے بیٹوں کو دیکہے۔ اس کا بیٹا مرزا سلطان احمد اسکا کیسا مخالف ہے حتی کہ اس مخالفت کے سبب اسنے اسکو عاق بہی کر دیا ہوا ہے۔ اور اسی مضمون کا اشتہار دیدیا ہوا ہے جو صفحہ ۵ میں منقول ہوا۔ و معہذا وہ اسکو بیٹا اور حلال زادہ ضرور سمجہتا ہے۔ اس لفظ مکروہ سے اسے یاد نہیں کرتا۔

ان تمثیلات مفتکانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے وہ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانیکا مستحق نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی وہ واقع میں حرامزادہ ہونیکا معیار بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ جو شخص کسی کی منکوحہ (المذکور) یا کسیکی مملوکہ (بتفصیل مذکور) سے متولد نہیں ہے۔ وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ پہر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار۔ نیک کردار و پرہیزگار بنجائے۔ یا ادعائی مجدد و محدث اور خدا کا ملہم و مخاطب کہلائے۔ اور باوجود ختم ہو جانے نبوت کے پیغمبری کا دعویٰ کرے۔ اور آدم۔ عیسیٰ۔ احمد۔ وغیرہ نبی علی نبینا و علیہم السلام بن بیٹہے۔ اور چند خران بے تمیز اسکی تصدیق بہی کردیں۔ تو ان واقعی یا ادعائی کمالات و محاسن کے ساتھ بہی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ ان عارضی (واقعی ہوں خواہ ادعائی) خوبیوں سے حلال زادہ۔ مجدد۔ محدث نبی۔ ملہم۔ آدم عیسیٰ نہیں بنجاتا۔ صائب نے کہا ہے۔ ؎

بہ نما رلصاحب نظرے گوہر خود را ٭ عیسیٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے۔ ؎ خر عیسیٰ اگر بمکہ برد ٭ چون بیاید ہنوز خر باشد

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ مین یہ کہہ سکتے - اور بعض کہتے ہین کہ اگر یہ معنے اس
کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکالکر بیان کئے ہین صحیح مانے جاوین تو اس سے لازم آتا
کو سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی
صاحب اور اسکے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند
کرنے والے ہون - کیونکہ جھوٹ بولنے مین کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہین کسیکی بات نہ ماننا یا کسی کے
خلاف کرنا ان مین ایسا پایا جاتا ہے جسکا انکو خود بھی اعتراف ہے - اور خاصکر ان کا یہ الہامی محاورہ
اور اس معنے سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلافی فعل ہے
جسمین کوئی انسان مہذب اہل مذہب انکا موافق نہین ہے - پھر وہ اس محاورہ اور لغت کی شہادت
سے خود اسکے مصداق کیون نہون ؀

انکے جھوٹ بولنے کی تفصیل

خود حضرت الکذب کادیانی صاحب خدا تعالے پر افترا کرنے مین مسلم کافہ اہل اسلام ہین
جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہین وہ یقین رکھتے ہین کہ اس کا یہ دعوے کہ مجھے الہام ہوتا ہے
اور فلان آیت مجھپر نازل ہوئی ہے - خدا تعالے پر افترا ہے - اور اسکا یہ دعادی کہ مین نبی
مین ہی مسیح موعود ہون - مین ہی وہ احمد ہون جسکی شہادت حضرت عیسی نے دی - اور اس کی آیت
مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین حکایت ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ سب کے سب خدا تعالے
پر افترا ہین ایسے انکے اور دعادی ہین کہ (۱) لیلۃ القدر سے رات مراد نہین - بلکہ ایک تاریکی کا زمانہ
مراد ہے - اور (۲) آنے والے مسیح سے مثیل مسیح اسکی ذات مراد ہے - (۳) دمشق سے جہان نزول مسیح کا
ہو گا موضع قادیان مراد ہے - (۴) محل نزول مسیح منارہ مشرقی سے اسکی مسجد کادیان کے منارہ - (۵) دجال
عیسائی پادری - (۶) دجال کے گدہے سے ریل گاڑی - (۷) یاجوج ماجوج سے انگریز و روس - (۸) قیامت
سے پہلے اونٹنیون کے بیکار ہونے سے ریل جاری ہونے کے سبب باربرداری مین انکا کام نہ آنا (۹)

کے دن صحیفون کے کہلنے سے اس وقت چہٹی رسالون کا چہپنا اور تار خبرین بانٹنے پہرنا (۱۰) اسدن زوجون کو حسبون کے ساتھ ملائے جانے سے اس وقت کی کمیٹیان (۱۱) اسدن پہاڑون کے چلائے جانے اور دریاؤن کے جاری ہونے سے (۱۲) اس وقت انگریزون کا پہاڑون کو کاٹ کر سڑکین نکالنا اور دریاؤن سے نہرین نکالنا وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ (جو اس کے رسائل ازالہ توضیح فتح شہادۃ القرآن وغیرہ مین بیان ہوئے ہین۔ انکو بہی عام اہل اسلام خدا و رسول پر افترا جانتے ہین۔

لوگون پر افترا کرنا اور عام جہوٹ بولنا بہی کادیانی کا تمام اہل اسلام مین مسلم ہے اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ خصوصاً اسکی جلد ۱۵ کے نمبر ۱ لغایت ۱۲ مین ایسا مدلل و مفصل ہو چکا ہے جسکے دیکہنے کے بعد کسیکو اعتراض و شک پیدا نہین ہوتا حتی کہ کادیانی کو بہی اسمین چون و چرا کرنیکی جگہہ نہین۔ اور اس وجہ سے وہ ان کے ردّ و جواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے جو اس نے اپنے ازالہ کے صفحہ اخیر مین بولا ہے کہ ابوسعید محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر لودہانہ نے حکماً نکلوا دیا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت مین وہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین جو رسالہ اظہار مین بولا ہے۔ کہ ابوسعید محمد حسین نے مباحثہ امرتسر مین عیسائیون کو مدد دی۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے؟ جو اسی رسالہ مین بولا ہے۔ کہ عرب و شام کے مستند علماء اس کے ساتھ ہو گئے۔ کیا اسی رسالہ مین اسکا یہ جہوٹ نہین ہے کہ جن لوگون نے اسپر فتوی کفر لگایا تہا۔ ان مین سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے۔ کیا اسکا یہ جہوٹ نہین جو کتاب وساوس کے صفحہ (۶۰) مین اسنے بولا اور خاکسار کے حق مین چالیس روز کا میعادی منذر الہام شائع کیا۔ اگر ان جہوٹون مین سے کوئی جہوٹ سچ ہو سکتا تہا۔ تو کیون ہمارے ان الزامون کے جواب مین اسنے سکوت اختیار کیا۔

الزام اول کے ثبوت مین جو ہمنے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چٹہی رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین مشتہر کی ہے اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۲ کے ثبوت مین جو ہمنے اسکا یہ محاورہ اور شعر افیانہ جہول پیش کر کے اس کو

ملزم کیا تھا اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۳ کے ثبوت مین جو ہمنے قادیانی کے سفر حج کا خرچ اپنے ذمہ لیکر حرمین مین اسکو لیجا کر اس کے عقاید و مقالات کا فیصلہ کرانا چاہا تھا۔ اس کو کیون قبول نکیا۔

الزام نمبر ۴ کے ثبوت مین جس فہرست اہل برجوع کا ہمنے مطالبہ کیا تھا اسکو کیون پیش نہ کیا۔

الزام نمبر ۵ کی تائید مین جو ہمنے اپنی تنقی و نیری کا حال کہا تھا اسکا کیون اس لیے جواز اس کے **اتباع** کا خدا و رسول پر افترا کرنا اور **عام جھوٹ بولنا** بھی اس تفصیل سے ثابت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افتراؤن کا افترا ہونا دلائل سے ثابت و مدلل دیکھکر ان کو قبول کرتے ہین۔ اور عام لوگون مین انکو رواج دیتے ہین۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلمہ اتفاقیہ کہ جھوٹ کا رواج دینے والا بھی جھوٹا ہے۔ وہ سب جھوٹے ہین۔

علاوہ بران ان مین سے آپکے اکابر خلفا اور خاص حواریان کے سفید جھوٹ بھی اشاعۃ السنۃ مین ثابت ہوچکے ہین۔ آپ کے بڑے اور **اول** درجہ کے خلیفہ **حکیم نورُدین** بھیروی جمونی کا راز درحقیقت آپکے پیر و مرشد ہین (چنانچہ رسالہ ہذا کے صفحہ ۱۶۵ مین اور نمبر ۲ اجلد ۱۴ کے صفحہ ۲۱۶ مین مفصل بیان کیا گیا ہے۔) مباحثہ لاہور سے جان چھوڑانے کے لیے یہ جھوٹ بولنا کہ ہمکو لودہانہ مین ایکشخص کے لیے جاکر وہان سے جمون مین چلا جانا ضروری ہے۔ ورنہ مسلمانان کا فتنہ عظیم ہوگا۔ جس کے بعد لودہانہ چلے گئے۔ وہان پانچ روز قیام کیا۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۳ کے صفحہ ۲۳ مین ثابت کیا گیا ہے اور آپکے **خلیفہ دوم** منشی احسن امروہی کا واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جھوٹ بولنا (۱) آپ (حاکم کو) کہتے ہین ہم بلا اجازت لاہور چلے گئے۔ (۲) جب میر ممتاز علی صاحب منصف نے کہا کہ ہم کو اب منہ دکہانے کی جگہہ نہین رہی۔ (۳) آپ مباحثہ شروع کر کے چلے گئے۔ جو اشاعۃ السنۃ جلد ۱۴ مین بصفحہ نمبر ۹۰ ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپکے **خلیفہ سوم** ایڈیٹر رسالہ ناعق (مشہور بحق) کے بمطبق برعکس نہند نام زنگی کا فور۔ کئی جھوٹ (۱) مسٹر ویب صاحب کو کادیان

کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ (۲) کادیانی کے مخالفین ذلت و مسکنت مین مبتلا ہین (۳) مدراس کے یورد شین نو مسلم جماعت کی طرف سے مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن کادیانی کے پاس آنے والا ہے۔ ثابت ہو چکے ہین۔ آول و دوم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت کئے گئے ہین تیسرے کا ثبوت اس بعد یون ہوا۔ کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے سے لاہور مین مقیم ہین۔ اور انجمن حمایت اسلام کے مدرس ہین۔ وہ کادیانی کی طرف منہ کر کے ہتو کتے بہی نہین بلکہ باوجود حوار یان کادیانی ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب دلا چکے ہین۔ اور آپکے خلیفہ چہارم حامد سیالکوٹی کے کئی جہوٹ (جن مین بعض خاکسار کے حق مین افترا ہین۔ بعض مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانان لودہانہ پر افترا ہین) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت ہو چکے ہین۔ عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیان ہے۔ محتاج بیان نہین ہے۔ کادیانی کے عقاید کہ از انجملہ مشتے نمونہ از خروار اوپر بیان ہو چکے ہین ایسے عقاید ہین جن مین وہ کافۂ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر اس مقولہ یا محاورہ الہامیہ مین کہ ”جو شخص جہوٹ بولے۔ یا غلطی کرے۔ یا کادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ حلال زادہ نہین“ تو وہ سارے جہان کے مخالف ہین۔ پہر اس مخالفت عام اہل اسلام اور اس کذب و افترا لاکلام کے ساتھ یہ حضرت اس پاک خطاب سے مخاطب اور اس مقدس لفظ کے مورد نہون۔ اور بر خلاف اس کے سب کے سب حلال زادے کہلائین اور اور تمام اہل اسلام صرف کادیانی کے خیالی جہوٹ بولنے مین یا کسی مسئلہ مین غلطی کرنے سے یا کادیانی کی کسی بات یا شرط مین خلاف کرنے سے حرامزادہ متصور ہون۔ اس کی کوئی وجہ وجیہ ہے تو کادیانی صاحب بیان فرماوین۔ اور اس الہامی ڈکشنری کی شرح تصنیف کرین۔ جس مین اس وجہ کی تفصیل مدلیل ہو۔

اور اگر کادیانی صاحب کوئی دلیل فارق جو کادیانی اور اس کے اتباع کو باوجود جہوٹ بولنے اور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے۔ اور تمام مسلمانون کو

کسی غلطی یا جہوٹ یا خلاف کادیانی کے سبب حرامزادہ بناوسے بیان نہ کرین گے - توعام
مسلمان یہ سمجہہ جاینگے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہین - بلکہ شیطانی ہے - اور آپ
باوصف دعوے نبوت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریون کی طرح لوگون
کوگالیان دیتے ہین - اور اس وجہ سے آپ نبی - مجدد - محدث توکجا اول درجہ کے مسلمان
یا مہذب انسان بہی نہین ہوسکتے - بلکہ بہائم سیرت وحشی صفت ہین جو جوش کے وقت
اپنے اختیار مین نہین رہتے - اس صورت مین ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی
خدمت مین پیشکش ہوتا ہے - اور اسی پر یہ مضمون ختم ہے ؎

دہن خوش بدشنام میالا صائب
لیکن زر قلب بہر کس کہ دہی باز آید